ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر محمد امتیاز

ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر نشین شعبۂ اُردو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج نمبر:۱، ایبٹ آباد۔

ڈاکٹر محمد ناصر آفریدی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

سعید الرحمان

پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

اُردو ٹائپ کمپوزنگ میں املا کے مسائل

Dr. Muhammad Imtiaz
Associate Professor, Head of Department Urdu, Govt, Post Graduate College No.1 Abbottabad.
Dr. Muhammad Nasir Afridi
Assistant Professor, Department of Urdu. Sarhad University of Science and Information Technology Peshawar.
Saeed ur Rahman
PHD Scholar, Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology Peshawar.

Spellings Issues in Urdu Typing/Composing

ABSTRACT:
The correct order of letters in words is called spelling, and the style use for this is known as script.In this context, numerous challenges have arisen in the field of Urdu, particularly in the domain of typing and composition. Verious issues related to word combinations and their phonetic representation have been addressed by modern scientific innovations and computer technology.While word combinations are beyond dispute, differences among Urdu experts persist when it comes to the origin and usage of certain words in the language.Additionally,the complexity of compound words remain an area where Urdu still lacks a comprehensive understanding.The use of connotations have also given rise to issues in spelling and pronunciation challenges in Urdu experts have made considerable efferts to reduce these issues and enforce a standard for the Urdu-speeking community.In the realm of spelling,stress and unstress syllables have also presented certain complexities to some extent impeading the progress of spelling accuracy.Nevertheless, an emphasis on precision

and linguistic advancement has msgnified the significance of pronunciation.The aim of modern Urdu is to maintain its acceptability after English, and various possibilities for improvement are available in this regard, which are being pursued with great diligence.

KEY WORDS: *Spellings Issues, Urdu Typing, Script, Phonetic.*

اُردو میں استعمال ہونے والے قریباً سبھی ٹائپ میں املا کے مسائل پائے جاتے ہیں۔ اِن املائی مسائل میں بعض کا تعلق غلط لکھاوٹ سے ہے۔ جب کہ بعضے کلیدی تختوں کی بناوٹ اور کرسیوں کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ اسی طرح الفاظ کے درمیان مناسب وقفہ اور الفاظ و مرکبات کا جوڑ کر لکھنا بھی املا کی اغلاط میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں اعراب بندی کی ضرورت اور اہمیت بھی اس بحث کا حصہ ہے۔

املا لفظوں میں حرفوں کے درست تناسب اور استعمال کا نام ہے اور جو طریق کار اس عمل کے لیے بروئے کار لایا جاتا ہے وہ رسم الخط کہلاتا ہے۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ املا اور رسم الخط میں نہایت باریک لیکن اہم فرق ہے۔ اُردو میں املا کے مسائل، اس کی وسعت اور عام تعین کے پھیلے ہوئے انتشار کے پیشِ نظر املا کی صحت تشکیک آمیز ہوتی چلی آئی ہے۔ اِس کی اصل وجہ یہ ہے کہ حرف جب بھی ملا کر لکھے جاتے ہیں تو اُن کی اشکال بدل جاتی ہیں۔ لہٰذا اُردو املا میں حروف کے جوڑ اور ترتیب کے اعتبار سے لفظوں کی صوری حیثیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مبتدی جب بھی اُردو زبان میں لفظوں کے جوڑ توڑ کا علم حاصل کرتا ہے۔ تو اُس کے ذہن کے پردے پر الفاظ کی تصویریں نقش پذیر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہ بات بھی مبنی بر حقیقت ہے کہ جب وہ شخص ایسے الفاظ کہیں دیکھتا اور پڑھتا ہے تو اس کے ذہنی لفظی تصویر فوراً اُس لفظ پر منطبق ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مشاہدے اور غور و خوض کے ذریعے وہ بنیادی فرق کو املا کی درستی اور صحت کے حوالے سے جان کر فیصلہ کر لیتا ہے۔ چنانچہ لفظی صورت اور الفاظ میں حروف کی ترتیب اور جوڑ کی بابت ڈاکٹر طارق عزیز لکھتے ہیں:

> ”اُردو میں سالم حروف کم آتے ہیں۔ زیادہ حرفوں کو توڑ کر اور مِلا کر لکھا جاتا ہے۔ ایک حرف سے جب دوسرا حرف ملا کر لکھا جاتا ہے تو مختلف حرفوں کے ساتھ ملنے، اور لفظ کے شروع، درمیان اور آخر میں آنے کے لحاظ سے، اِن ٹکڑوں کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں۔“ (۱)

درج بالا مباحث اور حوالہ جات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ املا کی ایسی تعریف کی جائے، جو اِن تمام مسائل کا محاکمہ کرتے ہوئے مذکورہ العاد کا خاتمہ کرتی ہو۔ اس ضمن میں رشید حسن خان املا کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"اُردو کے رسم الخط کے مطابق، لفظ میں حرفوں کی ترتیب کا تعین، ترتیب کے لحاظ سے اُس لفظ میں شامل حروف کی صورت اور حرفوں کے جوڑ کا متعارف طریقہ، اِن سب کے مجموعے کا نام املا ہے۔" (۲)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری املا کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

"املا سے مراد کسی لفظ کو مقررہ ضابطوں کے ساتھ اس طرح لکھنا ہے کہ بولنے اور پڑھنے میں اُسے صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیا جا سکے۔" (۳)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری بھی اعراب بندی کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ چنانچہ وُہ بھی اُسی قبیل سے متعلق ہیں جو لفظوں میں زبر، پیش، نون غنہ اور تشدید کے اظہار پر زور دیتے ہیں۔

اُردو املا رسم الخط کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے صحت سے لکھنے کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی طرح رسم الخط زبان کے لکھنے کی معیاری صورت کا نام ہے۔ یوں رسم الخط اور ملا کے مابین ربط و تعلق بھی واضح ہو جاتا ہے۔

وہ بحث جو مشترک آوازوں والے حروف تہجی جن کی تعداد اُردو میں آٹھ بتائی جاتی ہے سے پیدا ہوتی ہے، انھیں اگر اُردو سے خارج بھی کر دیا جائے تو رسم الخط کی صورت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا بدل املا بدل جائے گی۔ اس لیے رسم الخط میں تغیر رونما ہو سکتا ہے۔ لیکن املا کی طرح اصلاح نہیں ہو سکتی۔ رسم الخط میں تغیرات میں صورت اور روش بدل جاتی ہے۔ جب کہ املا ارتقا کے مراحل میں انتہائی کم تبدیلی قبول کرتی ہے۔ کسی زبان میں املا کا مسئلہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اُردو میں املائی ضوابط کے بغیر تحریر میں جس طرح کی شتر گربگی اور بے راہ روی رونما ہوتی ہے، اُس کے بارے میں ڈاکٹر طارق عزیز لکھتے ہیں:

"اُردو املا کی اہمیت کا سوال اس اعتبار سے بنیادی حیثیت اختیار کر لیتا ہے کہ اس کا رسم الخط رومن اور ناگری رسم الخط کے ساتھ زور دار معرکے بپا کر چکا ہے۔ ہندوستان میں یہ مسئلہ اب بھی کبھی کبھی سر اٹھاتا ہے، غرض اُردو کے لیے اس کے رسم الخط اور املا کا ہر اعتبار سے مکمل ہونا اس کی حیات و موت کا سوال ہے۔" (۴)

اُردو میں املا کے اصولوں پر کاربند ہو کر زبان میں یکسانی اور یک رنگی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس عمل کے لیے املا کے قاعدوں اور زبان کے اصولوں سے استفادہ کرتے ہوئے ہی ایسا ہو سکتا ہے۔ اُردو زبان املا کے تناظر میں

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ابھی تک عربی، فارسی، سنسکرت اور انگریزی زبانوں سے اخذ و استفادے کی بدولت املائی انتشار کا شکار ہے۔ اس ضمن میں رشید حسن خاں لکھتے ہیں:

"املا کی خرابی یا بے ضابطگی کی صورت میں جب کسی متمدّن قوم کو پیش آئیں تو اس زبان کے زبان دانوں نے فوراً اس خرابی یا بے ضابطگی کی اصلاح کی۔ ترقی کرنے والی قومیں اس زمانے میں بھی اپنی زبان کے لفظوں کی لکھاوٹ میں ضروری ترمیم اور مناسب اصلاح کرتی رہتی ہیں۔"(۵)

اُردو املا اب تک درستی اور صحت کے ضمن میں ہماری توجہ چاہتی ہے۔ اُردو املا میں پیدا شدہ نزاع اور انتشار کے بارے میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

"اُردو ملا میں آج جس قسم کا رواج اور انتشار کرم کر رہا ہے وہ اُردو کے حق میں مہلک ہے اور ہمدردانِ اُردو کی خصوصی توجہ چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ساری ترقی یافتہ زبانوں میں املا کے ضابطوں کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ کسی لفظ کا تلفظ اپنے مروج املا سے خواہ کتنا ہی مختلف کیوں نہ ہو لیکن اس کا جو املا مقرر ہے اور متعین ہے اسے اسی طرح لکھیں گے۔"(۶)

اُردو املا میں انتشار اور بے ترتیبی کے ضامن ہمارے اساتذہ، ادیب، نقاد اور صحافی وغیرہ ہیں۔ جو معیاری اور غیر معیاری طرزِ املا پر مسوائے معدودے چند شتر گربگی کا شکار ہیں۔ ایسا دوہرا معیار اُردو زبان کے فروغ اور ارتقا میں املا کے تناظر میں آئے دِن مسائل اور بکھیڑے کرنے میں فضا ساز گار کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں حروف کی متعین شدہ اشکال، شوشے اور جوڑ کو درخور اعتنا نہیں جانا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں قواعد و ضوابط کی بے پروائی کے زریعے بلا جواز ایک حرف کو دوسرے سے مِلا کر لکھا جا رہا ہے۔ یہ دورنگی تعلیمی اداروں میں عمومی روّیہ اختیار کر چکی ہے۔ ایسی صورت میں املا کے مسائل روز افزوں ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اُردو کی عمومی صورت حال میں املا کا نقشہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ اس امر کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیتے ہوئے ڈاکٹر طارق عزیز لکھتے ہیں:

"کسی رسم الخط کی قدر و قیمت کا تعین کرنے کے لیے اُس کے املائی مسائل یا املائی سہولتوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔"(۷)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

درج بالا بحث اور حوالہ جات ہماری توجہ املا کے اس انتشار کی وجوہ کی طرف بھی دلاتے ہیں کہ وہ کون سی وجوہ تھیں، جنھیں دیکھ کر املا کے اصول و ضوابط مرتب کیے گئے اور اُن کے رواج پانے میں کیا رکاوٹیں اور مسائل حائل ہوئے اور مروّجہ اصولوں سے کلی یا جزوی طور پر انحراف کیا گیا۔ اِن سوالات کے اسباب کی نشاندہی کرتے ہوئے ڈاکٹر عبد الستار صدیقی جملہ اعتراضات کر رفع کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

> ”...... ایک لکھنے والا اپنی رائے کو دخل دے کر ایک غلط راہ اختیار کرتا ہے اور دوسرے بغیر تحقیق کیے ہوئے اس غلطی کی پیروی کرنے لگے ہیں۔ جہاں کسی غلطی کی تکرار ہوئی، یا وہ کتابوں اور اخباروں میں راہ پاگئی، عوام کے لیے ایک بڑی سند ہوگئی۔“ (۸)

اس وجہ سے بعض الفاظ کو چند مخصوص لوگوں کے برتنے سے املا کے غلط رجحانات عام ہونے لگے، یوں ایک شخص کی غلطی سے وہ غلط الفاظ غلط العام کے ضمن میں آنے لگے۔ اس طرح اُس سند کو عوامی سطح پر معیار بندی کا درجہ مِل جاتا ہے۔

معیار بندی کے لیے بھی ہمارے ہاں کوئی خاص اصول نہیں ہے۔ لغات میں الفاظ تو ملتے ہیں، لیکن اُن کے متعلق یہ صراحت نہیں ملتی کہ اُن الفاظ میں سے متروک اور مرجع صورتیں کون کون سی ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ بھی ہے کہ اب تک درج بالا الفاظ کا اس اعتبار سے تجزیہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ املا کی صحت اور رواج پزیری کے لیے ایک ضروری کام تھا۔ جس کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کی گئی۔ املا نے ضمن میں لغاوت کی معیار بندی ہماری خصوصی توجہ کی حامل ہے۔

املا کی اغلاط میں ایک اور بات بھی اہمیت رکھتی ہے کہ مبتدی کے ذہن کے پردے پر مختلف الفاظ جس صوری حیثیت سے عکس پذیر ہو چکے ہوتے ہیں۔ انھیں ہی مستقبل میں استعمال کرتے رہنے کی مشق کی جاتی ہے۔ یوں زندگی کے کسی پختہ مرحلے میں یا آخر میں جا کر اُس غلطی کا ازالہ ہوتا ہے یا پھر ساری عمر انسان اُس غلطی کا اعادہ درست سمجھتے ہوئے کرتا رہتا ہے۔

ہمارے تدریسی نظام کی دیگر خامیوں میں یہ سب سے بڑی خامی ہے کہ بغیر تصدیق کے اساتذہ طلبہ کے اذہان پر غلط الفاظ کے تلفّظات اور املا سر تسلیم کرنے میں منفی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ عمل سکول سے لے کر یونی ورسٹیوں تک جاری رہتا ہے۔ ایسے حالات میں اصلاح کرنے والوں کو تعداد غلط پڑھنے پڑھانے والوں کے مقابلے

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

میں انتہائی کم ہوتی ہے۔ یوں خلطِ مبحث کے دریچے وا ہوتے رہتے ہیں۔ ابتدائی مشقوں اور غلط نویسی کے رجحانات کے بارے میں ڈاکٹر طارق عزیز لکھتے ہیں:

> ”اس کے بعد ہی وہ دور شروع ہو جاتا ہے۔ جب نقل کرنے اور املا لکھانے کی مشق کرائی جاتی ہے، مقصد یہ ہوتا ہے کہ لفظوں کی صورت نویسی کی عادت پڑے اور لفظوں کی صورتیں ذہن میں اپنے نقش کو درست کرتی رہیں۔ ظاہر ہے کہ کتاب میں جو لفظ جس طرح لکھا ہو گا طالب علم اِسی طرح لکھنا سیکھے گا۔ یہ ابتدائی مشقیں، لفظوں کی صورتوں کو پتھر کے نقش کی طرح ذہن کے سادہ اور صاف ورق پر ثبت کر دیا کرتی ہیں۔ آگے چل کر یہ علم بھی ہو کہ فلاں لفظ کی صحیح صورت یہ ہے، تب بھی اکثر و بیشتر عادت کے طور پر قلم سے وہی اولین صورت بنتی ہے اور ایسا بالکل غیر ارادی طور پر ہوتا ہے۔“ (۹)

یہ امر انتہائی ناگزیر ہے کہ کتاب میں چھپے ہوئے الفاظ کی درستی اور صحت کے عین مطابق اساتذہ، اِن الفاظ کی نقل اور املا کی مشق طلبہ کو بہم پہنچائیں۔ جب تک اساتذہ عملی اور ذہنی سطح پر پوری طرح املا کی صحت اور درستی کا معیار نہیں پیش کریں گے، تو صحت املا کے قاعدوں کی طرف عام قاری کی خاطر خواہ توجہ نہیں ہو سکتی۔ یوں الفاظ کی ادائی اور املاء دونوں غلط العام کے درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ املا کی درستی اور صحت کے لیے پڑھے لکھے طبقے بالخصوص اساتذہ کی بے پروائی۔ عدمِ تعین اور ناواقفیت کی بدولت مزید انتشار پیدا ہو گا اور اس کا خاتمہ نہیں ہو سکے گا۔ اس سلسلے میں اساتذہ کی رہنمائی کے لیے بنیادی چیز لغت ہے، جس سے گاہے گاہے استفادہ کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن اساتذہ کے لیے بھی بسا اوقات بے بسی کا عالم دیکھنے میں آتا ہے۔ کیوں کہ ہماری تمام تر لغات کا بنیادی زور الفاظ کے معانی کی طرف ہوتا ہے۔ اِس ضمن میں املا اور تلفظ کے لیے اساتذہ قیاس کا سہارا لیتے ہیں، جو کبھی درست اور کبھی کبھار غلط ادائی اور ہجے پر مبنی ہوتا ہے۔

اُردو میں املا کی صحت اور درستی کے لیے لغات کی معیار بندی سے ہٹ کر اور بھی بہت سی وجوہ ہیں، جو لکھاوٹ میں مسائل پیدا کرتی ہیں۔ ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ املا کو ایک منفرد اور مستقل موضوع کی حیثت سے نہیں دیکھا گیا۔ اگر ہر دور میں املا پر تحقیقی تناظر میں کچھ نہ کچھ کام کیا جاتا تو خلطِ مبحث میں خاطر خواہ کمی آتی۔ لیکن اُردو زبان و ادب کی تاریخ بتاتی ہے کہ اٹھارویں صدی عیسوی میں فورٹ ولیم کالج نے قواعد پر کام کیا۔ اس وقت سے لے کر انیسویں صدی عیسوی تک خان آرزو، انشا اور غالب نے املا کے چند اصول متعین کیے، جن میں دخیل الفاظ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

کے بکھیڑے زیر بحث رہے۔ املا کی طرف باقاعدہ رجحان بیسویں صدی میں ہوا اور چند لکھاریوں نے اس پر تحقیقی اعتبار سے کام کرکے املا میں یکسانی اور موزونی قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اِن بزرگوں میں ڈاکٹر غلام مصطفی خان، ڈاکٹر عبد الستار صدیقی، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور رشید حسن خان جیسے قابلِ قدر محققین کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ اِن بزرگوں سے پہلے املا میں خلطِ مبحث کے رجحانات غالب تھے۔ اس ضمن میں رشید حسن خاں لکھتے ہیں:

> ”خلطِ مبحث کے طفیل، املا کے مسائل، رسم الخط کی بحثوں میں الجھتے گئے اور توجہ کا رخ دوسری طرف پھر گیا۔ یہ بھی اُسی کا نتیجہ ہے کہ اب تک اِس کا مفصل جائزہ نہیں لیا گیا کہ لفظوں کی صورتیں کس کس طرح بدلتی رہی ہیں اور اب کون سی صورت مستقل صورت کا حکم رکھتی ہے۔“ (۱۰)

ہمارے ہاں درس و تدریس کے دوران میں ایک خاص طریقہ کار املا اور تلفظ کے ساتھ لکھاوٹ کی بہتری پر مبنی تھا۔ اُس کلاسیکی طریقۂ تدریس میں اساتذہ طلبہ کو تختی پر حروف تہجی، دو حرفی جوڑ، سہ حرفی اور چہار حرفی وغیرہ کی مشق کراتے تھے۔ اس عمل کے دوران میں جوڑ اور توڑ کی باقاعدہ مشق ہوتی تھی۔ اس سے اگلے درجے پر خوش خطی کی کاپیاں بھی تیار کرائی جاتی تھیں اور اساتذہ باقاعدہ املا کی مشق کرانے کے لیے مشکل الفاظ بولا کرتے تھے۔ یوں لفظوں کی درست بناوٹ، لکھاوٹ اور ہجے کی مشق اور درستی کا اہتمام ہوتا تھا۔ اس سلسلے میں استاد طلبہ کو فرداً فرداً رہ نمائی کرتا تھا۔ اس طرح حرفوں کے ایک دوسرے سے جوڑ اور ہجے وغیرہ درستی کی راہ پاتے تھے۔ لیکن جدید معاشرے میں اس رواج کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب وہ طریقہ تدریس بالکل بدل چکا ہے۔ اس لیے املا کی مشق نہیں کرائی جاتی۔ آج کے طریقہ تدریس کے بارے میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں۔

> ”آج کل آموزش کو تیز تر بنانے کے لیے زبان کی تدریس کا جدید طریقہ یہ ہے کہ کل سے جُز کی طرف رجوع کرتے ہیں، یعنی جملے یا الفاظ کے بعد حروف اور اُن کی اشکال کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اس کے کئی فائدے ہیں لیکن بڑا نقصان یہ ہے کہ بچوں کو حروف اور اُن کی شکال میں مہارت حاصل کرنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ وہ پڑھنا تو بہت جلد سیکھ جاتے ہیں، لیکن لکھنا، جیسے کہ چاہیے بیش تر کو نہیں آتا۔ اپنے اپنے طور پر جیسا چاہتے ہیں لکھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہار دو املا ایک طرح کے نزاع اور انتشار کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔“ (۱۱)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

یہ حقیقت ہے کہ املائی بے رہ روی کی ذمّے داری بڑی حد تک طریقہ تدریس پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اساتذہ بڑی حد تک اس کے ذمّے دار ہیں۔ اگر املا کے اصول وضوابط اور مرتبہ قواعد کی پابندی کی جائے تو یقیناً املا میں یکسانی اور یک رنگی پیدا کی جاسکتی ہے۔ زبان کی املا ایک طویل ارتقا اور بہم مشق رسانی سے معیاری شکل اختیار کرتی ہے۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ املا میں یکسانی اور یک رنگی کے رجحانات ضرور کار فرما ہوں گے اور اُردو کا لسانی ارتقا کے مراحل طے کرتے ہوئے اِن نقائص کو ضرور رفع کرے گا۔ املا کی اصلاح میں جو مسائل اور تجاویز سامنے آتی ہیں۔ اِن کا مختصر جائزہ حسبِ ذیل ہے۔

ٹائپ کمپوزنگ کے حوالے سے اِن میں سے بعض جو الگ الگ لکھے جاسکتے ہیں، انھیں الگ لکھا جاتا ہے، اور جن پر اعراب کی اظہاری صورت درکار ہوتی ہے لگائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا کہ اعراب بندی ٹائپ کمپوزنگ کے مسائل میں سے ایک اہم اور بنیادی مسئلہ ہے جس پر باقاعدہ بحث کی جائے گی۔ ترکیبِ لاحق کی صورت میں املا کے حوالے سے شوشے وغیرہ در آتے ہیں، جو ٹائپ کمپوزنگ میں بھی لفظی مناسبت سے درست جگہ ڈالنے میں مسائل اور مشکلات کا باعث بنتے ہیں۔ ترکیب سابق، لاحق اور طرفین کے ذریعے سے بننے والے کلیدی تختے میں ۱۹۸۰ء سے قبل نستعلیق کی ٹائپ میں سب سے زیادہ مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ البتہ اُس دور میں خطِ نسخ میں دو حرفی کے کلیدی تھے نے املا اور ٹائپ کے مسائل کو کم سے کم سطح پر لانے میں معاونت کی۔

بیسویں صدی کے آخری ربع میں نوری نستعلیق کی ایجاد کے بعد نستعلیق کے کلیدی تختے کے ذریعے سے اڑھائی لاکھ سے زائد الفاظ کو دو حرفی سے آٹھ حرفی تک بنائے حروف کے تناسب اور مناسب درمیانے وقفے کی مختلف صورتوں کو ایجاد کرتے ہوئے قریباً زیادہ تر مسائل کو حل کر لیا گیا۔ اب ٹائپ کمپوزنگ کے حوالے سے یہ مسائل انتہائی کم سطح پر لائے جاچکے ہیں۔

غرض لفظوں میں حروف کی ترتیب کو یکسانی اور یک رنگی سے قائم کرنے میں املائی اُصولوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اس کو یقینی بنانے میں جو طریق کار روبہ عمل رہا اُسے رسم الخط کا نام دیا گیا۔ یہ امر بھی بدیہی ہے کہ اُردُو میں لکھاوٹ کے حوالے سے آغاز سے لے کر آج تک ٹائپ کمپوزنگ کے بھی مسائل سدِّ راہ رہے ہیں، جن پر قابو پانے میں جدید سائنسی ایجادات اور کمپیوٹر سائنس کی برق رفتار ترقّی نے فعال کردار ادا کر رکھا ہے۔ اُردُو میں لفظوں کے جوڑ اور ان کی صوری حیثیت سے قطعاً انکار ممکن نہیں مگر املائی اُصول وضوابط میں روا رکھی جانے والی من مانی اور شتر گربگی بھی قابلِ قبول نہیں ہو سکتی۔ تاہم دخیل الفاظ کی بحث اور اُن کے اپنی زُبان میں استعمال

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

پر ماہرینِ السنہ اُردو میں ان کے استعمال کے ضمن میں مختلف مؤقف رکھتے ہیں، جن میں سے بعض پر لمبی چوڑی بحث کے بعد اتفاقِ رائے رکھتے ہیں اور بہت سے الفاظ و تراکیب کے باب میں الگ الگ اُصولی مؤقف پر بھی قائم ہیں۔ یہ بات باعثِ حیرت ہے کہ اُردو کے مرکب الفاظ کے الگ الگ استعمال سے اُردو کا ایک بڑا حلقہ اب تک صوری حسن کے راگ الاپ رہا ہے۔ اسی طرح کثیر زُبانی الفاظ کے استعمال نے بھی املا میں یک سانی و یک رنگی کو متاثر کر رکھا ہے۔ اس ضمن میں ماہرینِ اُردو نے بڑی حد تک املائی مسائل کو کم کرنے اور اُردو دان طبقے کو ایک اُصول کی کاربندی کی بابت کر اں قدر کاوشیں کر رکھی ہیں۔ اس کے باوجود ان کے اُصولی مباحث اور اختلافات سے وہ یکسانی و یک رنگی قائم نہیں ہو پائی جو اس امر کا حاصل اور متقاضی تھی۔ حال آں کہ جدید اُردو کو اس کی شدید ضرورت ہے تا کہ کاروانِ اُردو انگریزی کی طرح ہم آہنگی اور موزونی سے آگے بڑھ سکے۔

املا و تلفّظ کے سلسلے میں اعراب بندی نے بھی دقّتِ املا میں ایک حد تک رکاوٹ حائل کر رکھی ہے۔ لیکن اس سے تلفّظ کے مسائل کو کامیابی سے حل کر لیا گیا ہے۔ یوں اس حوالے سے اعراب بندی کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔ غرض جدید تحقیق اور لسانی ترقّی نے اُردو زُبان کو انگریزی زُبان کے بعد پذیرائی عطا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں اٹھا رکھی۔ اس ضمن میں مزید بہتری کے امکانات بہر طور موجود ہیں، جس پر بڑی عرق ریزی، دقّت، نظری اور لگن سے کام جاری ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر طارق عزیز، اُردو رسم الخط اور ٹائپ، مقتدرہ، قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، ص: ۱۴۷۔۱۴۸

۲۔ رشید حسن خاں، اُردو املا، نیشنل اکادمی، دریا گنج، دہلی، ۱۹۷۴ء، ص: ۲۱۔۲۲

۳۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اُردو املا کے اصول، مشمولہ اُردو نامہ، کراچی مارچ ۱۹۷۵ء، ص: ۳۲۲

۴۔ رشید حسن خاں، اُردو املا، ص: ۱۲

۵۔ ڈاکٹر طارق عزیز، اُردو رسم الخط اور ٹائپ، ص ۱۵۰

۶۔ رشید حسن خان، اُردو املا، ص: ۹

۷۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اُردو املا اور رسم الخط، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۷۷ء، ص: ۶

۸۔ ڈاکٹر طارق عزیز، اُردو رسم الخط اور ٹائپ، ص: ۱۵۲

۹۔ رشید حسن خاں، اُردو املا، ص: ۹۔۱۰

۱۰۔ ڈاکٹر طارق عزیز، اُردو رسم الخط اور ٹائپ، ص:۱۵۴

۱۱۔ رشید حسن خاں، اُردو املا، ص:۱۵۔۱۶